For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

باب سوم

اسوۂ رسول اکرم ﷺ

کثیر الانتخابی سوالات M.C.Qs.

نوٹ:۔ دیئے گئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے؟

1- رسول اکرم ﷺ کی ساری زندگی تشریح و تفسیر ہے۔
☆ توریت کی ☆ زبور کی ☆ انجیل کی ☆ قرآن مجید کی

2- یہ کس نے ارشاد فرمایا قرآن مجید آپ ﷺ کا اخلاق تھا۔
☆ حضرت خدیجہؓ ☆ حضرت عائشہؓ ☆ حضرت آمنہؓ ☆ حضرت حلیمہؓ

3- اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے بھیجا۔
☆ بادشاہ بنا کر ☆ مالک بنا کر ☆ رحمت بنا کر ☆ سردار بنا کر

4- کس قبیلہ نے سرکشی و نافرمانی کی تو آپ نے بددعا کی جگہ انہیں دائرہ اسلام میں لانے کی دعا فرمائی۔
☆ قبیلہ دوس ☆ قبیلہ قریش ☆ قبیلہ مخزوم ☆ قبیلہ اوس

5- یہ کس نے فرمایا: ''جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے''
☆ حضرت ابراہیمؑ ☆ حضرت اسمٰعیلؑ ☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ☆ حضرت جبرئیلؑ

6- یہ کس نے فرمایا ''تم میں سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے''
☆ حضرت ابراہیمؑ ☆ حضرت اسمٰعیلؑ ☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ☆ حضرت جبرئیلؑ

7- یہ کس نے فرمایا: ''جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا''
☆ حضرت ابراہیمؑ ☆ حضرت اسمٰعیلؑ ☆ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ☆ حضرت جبرائیلؑ

8- حضور ﷺ نے فرمایا: ''میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں یوں ہوں گے'' پھر حضور ﷺ نے''
☆ سلام کیا ☆ اپنا ہاتھ اٹھالیا
☆ اپنی دونوں انگلیاں ملالیں ☆ مثبت اشارے کئے

9- حضور ﷺ کا ارشاد ہے ''تمہارے غلام تمہارے ہیں''
☆ مالک ☆ بزرگ ☆ بھائی ☆ نوکر

10- اخوت کے معنی یہ ہیں۔
☆ محبت ☆ طاقت ☆ رحمت ☆ بھائی چارہ

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

11- حضورﷺ کی آمد سے پہلے عرب معاشرے میں روزمرہ کا معمول یہ تھا۔
☆ جنگ وجدال ☆ امن وچین ☆ شجاعت ☆ سخاوت

12- مساوات کے معنی یہ ہیں۔
☆ برابری ☆ برادری ☆ انصاف ☆ عدل

13- حضورﷺ کے نزدیک امیر وغریب، حاکم ومحکوم، آقا وغلام سب تھے۔
☆ مہمان ☆ برابر ☆ عوام ☆ رعایا

14- ان میں سے کسی کی قدر ومنزلت رسول اللہﷺ کی نظر میں قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔
☆ حضرت سلمان فارسیؓ ☆ حضرت صہیب رومیؓ ☆ حضرت بلال حبشیؓ ☆ ان تینوں کی

15- مساوات کا عملی مظاہرہ اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتا ہے کہ حضورﷺ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینت کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام سے کرادی۔
☆ حضرت بلالؓ ☆ حضرت زیدؓ ☆ حضرت یمامہؓ ☆ حضرت صہیبؓ

16- اس مسجد کی تعمیر میں حضورﷺ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر کام کیا۔
☆ مسجد الحرام ☆ مسجد قبلتین ☆ مسجد نمرہ ☆ مسجد قبا

17- خندق اس غزوہ کے موقع پر کھودی گئی۔
☆ غزوہ بدر ☆ غزوہ احد ☆ غزوہ الاحزاب ☆ فتح مکہ

18- ''صبر'' کے لغوی معنی ہیں۔
☆ شکر ادا کرنے کے ☆ روکنے اور برداشت کرنے کے
☆ عزم وہمت کے ☆ رحم دلی کے

19- استقلال کے لغوی معنی ہیں۔
☆ استقبال کرنا ☆ تعریف کرنا ☆ استحکام ومضبوطی کے ☆ شکر ادا کرنے کے

20- صبر واستقلال کہتے ہیں۔
☆ دل کی مضبوطی ☆ اخلاقی بلندی ☆ ثابت قدمی ☆ ان تینوں ہی کو

21- قرآن مجید میں ان حکیم کا نام آیا ہے۔
☆ بقراط ☆ سقراط ☆ افلاطون ☆ لقمان

22- ابوجہل کے اکسانے پر انہوں نے حضورﷺ کی پشت مبارک پر حالت سجدے میں اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی تھی۔
☆ عقبہ بن ابی معیط ☆ ابولہب ☆ ابوجندل ☆ ابوکہف

23- اونٹ کی اوجھڑی انہوں نے حضورﷺ کی پشت سے ہٹائی اور کافروں کو بددعائیں دینے لگیں تو حضورﷺ نے فرمایا بیٹی صبر سے کام لو یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس میں ہے؟
☆ حضرت عائشہؓ ☆ حضرت فاطمہؓ ☆ حضرت خدیجہؓ ☆ حضرت ام کلثومؓ

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

-24 یہ رشتہ میں حضور ﷺ کا چچا تھا۔
☆ ابوجہل ☆ ابولہب ☆ ابوکذاب ☆ ابوناصر

-25 ابولہب کی بیوی حضور ﷺ کے راستے میں کانٹے بچھائی تھی کئی مرتبہ آپ کے تلوے لہولہان ہوئے مگر آپ ﷺ نے صبر استقلال کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کبھی بددعا نہ فرمائی۔
☆ ام جمیل ☆ ام رومان ☆ ام کلثوم ☆ ام زمانی

-26 حضور ﷺ کے اس رشتہ دار کے ظلم وستم کو اللہ تعالیٰ نے ناپسند فرمایا اور ان کی ہلاکت کے لئے پوری ایک سورۃ نازل فرمادی۔
☆ ابوجہل ☆ ابولہب ☆ ابوشامہ ☆ ابویمامہ

-27 جس میں حضور ﷺ کے رشتہ دار کی ہلاکت کا ذکر ہے اس سورۃ کا نام ہے:
☆ سورۃ الکوثر ☆ سورۃ الناس ☆ سورۃ العصر ☆ سورۃ الہب

-28 نبوت کے ساتویں برس محرم الحرام میں کفار مکہ نے اس خاندان سے قطع تعلق کرلیا۔
☆ خاندان بنوہاشم ☆ خاندان بنوعامر ☆ خاندان بنوسعد ☆ خاندان بنواسرائیل

-29 حضور ﷺ اپنے خاندان بنوہاشم کے ساتھ تقریباً تین سال یہاں محصور رہے تھے۔
☆ شعب ابی بکر ☆ شعب ابی طالب ☆ شعب ابی فاران ☆ شعب ابی عمر

-30 پیغمبروں میں ان کا صبر مشہور ہے۔
☆ حضرت ابراہیم ☆ حضرت ایوبؑ ☆ حضرت یوسفؑ ☆ حضرت موسیٰؑ

-31 عفوودرگزر کے معنی ہیں:
☆ نظرانداز کردینا ☆ معاف کردینا ☆ کنارے کردینا ☆ الگ کردینا

-32 غصے سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔
☆ بدلہ لینا ☆ سزادینا ☆ عفوودرگزر کرنا ☆ جرمانہ لگانا

-33 حضور ﷺ نے اس موقعہ پر سب کو معاف کردیا۔
☆ غزوہ احد ☆ غزوہ بدر ☆ غزوہ الاحزاب ☆ فتح مکہ

-34 ذکر کے معنی ہیں۔
☆ بحث کرنا ☆ یادکرنا ☆ سمجھادینا ☆ لکھوادینا

-35 اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کو کہتے ہیں۔
☆ عبادت ☆ ذکر ☆ شریعت ☆ طریقت

-36 سب سے بہتر ذکر الٰہی ہے۔
☆ نماز ☆ زکوٰۃ ☆ روزہ ☆ حج

-37 اس میں دل، زبان اور پورا جسم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔
☆ نماز ☆ زکوٰۃ ☆ روزہ ☆ حج

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

38- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اتنی دیر نماز میں اپنے رب کے حضور کھڑے رہتے کہ
☆ نیند آجاتی ☆ بھوک لگ آتی ☆ پاؤں سوج جاتے ☆ گرنے لگتے

39- حضور ﷺ فرض نمازوں کے ساتھ اس کا بھی اہتمام فرماتے۔
☆ محافل ☆ مباحثے ☆ تقریر ☆ نوافل

40- حضور ﷺ صبح صادق سے پہلے رات کو اٹھ کر یہ نماز پڑھتے:
☆ عشاء ☆ فجر ☆ تہجد ☆ اشراق

41- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین ذکر یہ ہے:
☆ ماشاءاللہ ☆ انشاءاللہ ☆ لاالہ الااللہ ☆ الحمدللہ

42- نماز بعد ذکر کا مسنون طریقہ ہے:
☆ دعا مانگنا ☆ تسبیح پڑھنا ☆ حمد پڑھنا ☆ نظم پڑھنا

43- نماز کے بعد انگلیوں پر تسبیح پڑھی جاتی ہے اسے کہتے ہیں۔
☆ تسبیح فاطمہؓ ☆ تسبیح خدیجہؓ ☆ تسبیح عائشہؓ ☆ تسبیح ہاجرہؓ

44- نماز کے بعد سبحان اللہ اور الحمدللہ کی تسبیح اتنی بار پڑھنی چاہئے۔
30☆ 33☆ 36☆ 39☆

45- نماز کے بعد "اللہ اکبر" کی تسبیح اتنی بار پڑھنی چاہئے۔
32☆ 34☆ 36☆ 38☆

46- "اسوہ حسنہ" کے معنی یہ ہیں:
☆ حسین مناظر ☆ اچھے اخلاق واعمال ☆ اچھی شکل وصورت ☆ اچھا انداز بیان

47- اخوت کا لفظ عربی زبان کے لفظ "اخ" سے بنا ہے جس کے معنی ہیں:
☆ باپ ☆ بھائی ☆ نواسہ ☆ بھانجا

48- ذکر الٰہی کی قسمیں ہیں:
☆ تین ☆ چار ☆ پانچ ☆ چھ

49- زبان سے ذکر الٰہی کو کہا جاتا ہے:
☆ ذکر باللسان ☆ ذکر بالقلب ☆ ذکر بالاعمال ☆ اذکار

50- دل سے اللہ کو یاد کرنے کو کہتے ہیں:
☆ ذکر باللسان ☆ ذکر بالقلب ☆ ذکر بالاعمال ☆ اذکار

51- اپنے عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے کو کہتے ہیں:
☆ ذکر الٰہی ☆ ذکر بالقلب ☆ ذکر بالاعمال ☆ اذکار

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

52- ذکر باللسان کی یہ صورت ہے:
☆ اللہ کا ورد کرنا ☆ لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا ☆ تلاوت قرآن کرنا ☆ یہ تینوں ہی

53- مالی عبادات میں یہ شامل ہے:
☆ زکوٰۃ ☆ صدقات ☆ خیرات، امداد ☆ یہ سب ہی

54- جسمانی عبادات میں یہ شامل ہے:
☆ نماز ☆ روزہ ☆ حج ☆ یہ سب ہی

55- افضل الذکر سے مراد ہے:
☆ لا الہ الا اللہ ☆ ماشاءاللہ ☆ سبحان اللہ ☆ انشاءاللہ

جوابات

1	قرآن مجید کی	2	حضرت عائشہؓ	3	رحمت بنا کر	4	قبیلہ دوس
5	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	6	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	7	حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ	8	اپنی دونوں انگلیاں ملا لیں
9	بھائی	10	بھائی چارہ	11	جنگ و جدال	12	برابری
13	برابر	14	ان تینوں کی	15	حضرت زیدؓ	16	مسجد قبا
17	غزوۃ الاحزاب	18	روکنے اور برداشت کرنے کے	19	استحکام و مضبوطی کے	20	ان تینوں ہی کو
21	لقمان	22	عقبہ بن ابی معیط	23	حضرت فاطمہؓ	24	ابولہب
25	ام جمیل	26	ابولہب	27	سورۃ لہب	28	خاندان ہو ہاشم
29	شعب ابی طالب	30	حضرت ایوبؓ	31	معاف کر دینا	32	عفو و درگزر کر دینا
33	فتح مکہ	34	یاد کرنا	35	ذکر	36	نماز
37	نماز	38	پاؤں سوج جاتے	39	نوافل	40	تہجد
41	لا الہ الا اللہ	42	تسبیح پڑھنا	43	تسبیح فاطمہؓ	44	33 بار
45	34 بار	46	اچھے اخلاق و اعمال	47	بھائی	48	تین
49	ذکر باللسان	50	ذکر بالقلب	51	ذکر بالاعمال	52	یہ تینوں ہی
53	یہ سب ہی	54	یہ سب ہی	55	لا الہ الا اللہ		

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

مختصر سوالات وجوابات

سوال 1: ''اسوۂ رسول اکرم ﷺ'' کی وضاحت کیجئے؟

جواب: رسول اکرم ﷺ کی مثالی زندگی کو اسوۂ رسول ﷺ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے دنیا میں ایک مثالی زندگی گزاری، دکھ سہے، خوشیاں دیکھیں، ناکامیاں برداشت کیں اور کامیابیاں حاصل کیں۔ جنگیں بھی لڑیں اور امن کی حالت میں بھی رہے۔ سفر کی زندگی بھی دیکھی، تجارت بھی کی، گھریلو ذمہ داریاں بھی پوری کیں۔ آپ ﷺ ان تمام حالتوں میں اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکامات سے پیچھے نہیں ہٹے۔ اس طرح زندگی گزارنا مسلمانوں کو سبق دیتا ہے کہ اللہ کے راستے پر چلنا کچھ بھی مشکل نہیں۔ اسوہ رسول اکرم ﷺ ہمارے لئے بہترین مثال ہے۔

سوال 2: کس کی زندگی قرآن مجید کی تشریح وتفسیر ہے؟

جواب: مسلمانوں کے نزدیک حضور اکرم ﷺ کی زندگی قرآن مجید کی تشریح وتفسیر ہے، اللہ تعالیٰ کے اپنے احکامات جبرائیل کے ذریعے حضور ﷺ تک پہنچائے، حضور ﷺ نے پہلے ان احکامات پر عمل کیا۔ مثالی نمونہ بن گئے، پھر لوگوں نے قبول کرنا شروع کیا، حضرت عائشہؓ نے فرمایا (ترجمہ) ''قرآن مجید ہی آپ ﷺ کا اخلاق تھا''

قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ترجمہ: ''تم لوگوں کے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے''

سوال 3: ''رحمت اللعالمین'' کی وضاحت کیجئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا، قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ترجمہ: ''ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''

حضور ﷺ نے دنیا کو اللہ تعالیٰ کا سچا پیغام پہنچا کر انہیں دردناک عذاب سے بچایا، ایک اللہ کی عبادت اور محبت سکھائی اور ایسا نظام زندگی دیا جو انسانیت کو امن وسلامتی کی طرف لے جاتا ہے۔ آپ ﷺ نوع انسانی کے لئے سراپا رحمت ہیں، اس طرح آپ ﷺ تمام جہانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت ثابت ہوئے۔

سوال 4: حضور ﷺ اپنی امت پر کس طرح شفقت ورحمت فرماتے؟

جواب:
- ☆ قرض داروں کا قرض ادا کرتے
- ☆ حاجت مندوں کی حاجت پوری کرتے
- ☆ ناداروں اور مفلوک الحال لوگوں کی مدد کرتے
- ☆ آپ ﷺ کے در سے کوئی سوالی کبھی خالی نہ لوٹا
- ☆ اپنے ساتھیوں کو تکلیف میں دیکھ کر بے قرار ہو جاتے
- ☆ غم زدہ لوگوں کی دلجوئی کرتے
- ☆ مشکلات کے بجائے آسانیاں پیدا کرتے

سوال 5: حضور ﷺ کافروں کے لئے کیسے رحمت ثابت ہوئے؟

جواب: حضور ﷺ کی رحمت صرف مسلمانوں کے لئے مخصوص نہ تھی۔ بلکہ کافروں کے لئے بھی آپ ﷺ رحمت ثابت ہوئے۔ ماضی کی امتوں پر اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے مختلف عذاب آتے رہے، لیکن رسول پاک ﷺ کی ذات بابرکات کی وجہ سے کفار مکہ تمام نافرمانیوں کے

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

باوجود دنیا میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہے۔

سوال 6: کفار کے لئے بددعا کرنے کے جواب میں حضورﷺ نے کیا کہا؟

جواب: ایک مرتبہ کفار نے آپﷺ کو سخت تکلیف پہنچائی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کی یارسول اللہﷺ ان کے لئے بددعا کریں۔ حضورﷺ نے فرمایا میں لعنت کرنے والا نہیں، میں تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

سوال 7: قبیلہ "دوس" کی سرکشی و نافرمانی پر حضورﷺ نے کیا کہا؟

جواب: ایک مرتبہ "قبیلہ دوس" نے سرکشی و نافرمانی کی تو حضورﷺ نے بددعا کی جگہ یہ دعا فرمائی (ترجمہ):

"اے اللہ قبیلہ "دوس" کو ہدایت دے اور ان کو دائرہ اسلام میں لا"

اور حقیقتاً بھی کچھ عرصے بعد قبیلہ "دوس" دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔

سوال 8: طائف کے لوگوں نے حضورﷺ کو زخمی کر دیا تھا تو آپﷺ نے کیا کہا؟

جواب: حضورﷺ جب اسلام کا پیغام لے کر طائف کے لوگوں کے سامنے پہنچے تو طائف والوں نے آپﷺ کا مذاق بنایا اور کفار نے پتھر مار مار کر حضورﷺ کو زخمی کر دیا، مگر حضورﷺ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ تھے۔ (ترجمہ) "اے اللہ میری قوم کو ہدایت دے، بے شک یہ نہیں جانتے کہ یہ کیا کر رہے ہیں"

سوال 9: حضورﷺ عورتوں کے لئے کس طرح رحمت ثابت ہوئے؟

جواب: حضورﷺ کی آمد سے پہلے عرب کے معاشرے میں عورت کی کوئی عزت نہ تھی، نہ ہی کوئی مقام و مرتبہ حاصل تھا۔ لڑکیوں کا وجود ہی باعث شرم سمجھا جاتا تھا۔ اکثر لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا۔ غلاموں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا، حضورﷺ نے عورتوں کو عزت و احترام دیا۔ ان کے لئے حقوق و فرائض کا تعین کیا گیا، اور انہیں بحیثیت ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کے باعزت مقام و مرتبہ پر فائز کیا۔ آپﷺ کا ارشاد ہے (ترجمہ) "جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے"

ایک اور جگہ حضورﷺ نے فرمایا (ترجمہ) "تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا ہے"

سوال 10: حضورﷺ بچوں کے لئے کس طرح رحمت ثابت ہوئے؟

جواب: حضورﷺ بچوں پر نہایت شفقت فرماتے تھے اور انہیں بے انتہا پیار کرتے تھے، ایک مرتبہ حضورﷺ اپنے پیارے نواسے "حسنؓ" سے پیار کر رہے تھے ایک صحابی اقرع بن حابسؓ بیٹھے یہ دیکھ رہے تھے کہنے لگے رسول اللہﷺ میرے دس بچے ہیں، میں نے کبھی کسی بچے کو اس طرح پیار نہیں کیا، حضورﷺ نے فرمایا (ترجمہ) "جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا"

سوال 11: حضورﷺ یتیموں اور غلاموں کے لئے کس طرح رحمت ثابت ہوئے؟

جواب: حضورﷺ یتیم بچوں پر بہت زیادہ مہربان تھے، آپﷺ نے فرمایا (ترجمہ) "میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں یوں ہوں گے (اور اپنی دونوں انگلیاں ملائیں)

اسی طرح غلاموں کے متعلق آپﷺ کا ارشاد ہے کہ:

"تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنایا ہوا ہے۔ تم جو خود کھاؤ وہی انہیں بھی کھلاؤ، اور جیسا خود پہنو ویسا

ہی انہیں بھی پہناؤ اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر کام کا بوجھ مت ڈالو۔"

سوال 12: "اخوت" کی وضاحت کیجئے؟

جواب: خوت کا لفظ عربی لفظ "اخی" سے بنا، جس کا مطلب بھائی ہے۔ اخوت بھائی چارے کو کہتے ہیں۔ حضورﷺ کی آمد سے پہلے عرب کا جاہل معاشرہ بہت بگڑا ہوا تھا۔ فتنہ وفساد، جنگ وجدال عام چیز تھی۔ ہر کوئی خون کا پیاسا تھا۔ اسلام نے ہر کلمہ گو مسلمان کے درمیان اخوت یعنی بھائی چارے کا رشتہ قائم کیا۔ حضورﷺ کے کردار اور انقلابی تعلیم سے وحشی عربوں کا مزاج بدل گیا۔ دشمن دوست بن گئے، خون کے پیاسے بھائی بھائی بن گئے۔

سوال 13: ہجرت کے بعد حضورﷺ نے مدینے میں کس طرح اخوت قائم کی؟

جواب: حضورﷺ نے جب مکے سے مدینے ہجرت کی تو مدینے کے رہنے والے انصار کو کسی نہ کسی مہاجر کا بھائی بنا دیا۔ مدینے میں انصار اور مہاجرین دینی بھائی بن گئے، اس طرح "مواخات" کا ایسا رشتہ قائم ہوا جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی، انصار نے بھی اپنے باغات، مکانات اور کھیتوں میں سے آدھا آدھا حصہ اپنے دینی بھائیوں کو دے دیا۔

سوال 14: مسلمانوں پر کوئی تکلیف کا وقت آئے تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: مسلمان جب بھی کسی تکلیف میں مبتلا ہوں تو دوسرے مسلمانوں کو اس تکلیف میں جانی ومالی دونوں طریقوں سے مدد کرنی چاہئے، یہی رسول اللہﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔

سوال 15: "مساوات" کی وضاحت کیجئے؟

جواب: "مساوات" کے معنی "برابری" کے ہیں، مساوات کو ایک جیسے کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اسلام میں مساوات کی اصطلاح "انتہائی خیر" کے معنوں میں استعمال کی جاتی ہے۔ تمام حقوق وفرائض کی ادائیگی اور قوانین کی پابندی سب "مساوات" کے دائرے میں آجاتے ہیں، اسلام کے قانون مساوات میں تمام انسانیت کو دین، رنگ ونسل اور ہر طرح کے تعصبات کو بالاتر رکھ کر انہیں عزت بخشی جاتی ہے۔ اسلام کی تمام عبادات میں مساوات نظر آتی ہے، نماز میں امیر وغریب، بادشاہ وفقیر سب ایک ہی صف میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ روزے کے احکامات بھی سب پر ایک جیسے ہیں۔ اسی طرح حج، زکوٰۃ اور حصول علم بھی سب کیلئے ضروری ہے۔

سوال 16: اسوۂ رسولﷺ سے مساوات کی چند مثالیں پیش کیجئے؟

جواب: حضورﷺ کے نزدیک امیر وغریب، حاکم ومحکوم، آقا وغلام سب برابر تھے آپﷺ نے ذات پات، رنگ ونسل کے تمام امتیازات مٹا دیئے۔ حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت صہیب رومیؓ اور حضرت بلال حبشیؓ کی قدر ومنزلت قریش کے معززین سے کم نہ تھی۔ حضورﷺ نے ان سب کو ایک نظر سے دیکھا۔ حضورﷺ نے اپنی پھوپھی زاد حضرت زینبؓ کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام حضرت زیدؓ سے کروادی تھی۔ یہاں بھی حسب نسب کا خیال نہیں رکھا۔ سب کو برابر سمجھا۔

سوال 17: حضورﷺ کی عملی زندگی سے "مساوات" کی جھلکیاں تحریر کیجئے؟

جواب: مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر میں حضورﷺ نے خود صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر کام کیا۔ غزوہ احزاب کے موقع پر اپنے ہاتھوں سے پتھر توڑے اور خندق کھودنے میں بھی حصہ لیا۔ خود اپنے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ مخصوص نہ کی۔ صحابہ کرامؓ کے درمیان بے تکلفی سے بیٹھ

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

جاتے۔ آپ ﷺ کا لباس عام مسلمانوں جیسا لباس تھا۔ آپ کا حجرہ نہایت سادہ اور مختصر تھا اور آپ ﷺ کی غذا بھی سادہ تھی۔ حالانکہ آپ ﷺ مالک دو جہاں تھے ایک اشارے پر سب کچھ ہو سکتا تھا۔ مگر مساوات کا خیال رکھا۔

سوال 18: خطبہ حج الوداع کے موقعہ ''مساوات'' کے بارے میں حضور ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: اے لوگو! حج الوداع کے موقعہ پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا (ترجمہ) ''اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک ہے کوئی فضیلت نہیں، عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر، سوائے تقویٰ کے'' خطبہ کے یہ الفاظ بلاشبہ ''مساوات'' کے علم بردار نظر آتے ہیں۔

سوال 19: ''صبر واستقلال'' کی وضاحت کیجئے؟

جواب: ''صبر'' کے لغوی معنی ''روکنے'' اور ''برداشت'' کرنے کے ہیں، اور ''استقلال'' کے معنی ''استحکام'' اور ''مضبوطی'' کے ہیں۔ یعنی انسان کا اپنے نفس کو خوف اور گھبراہٹ سے روکنا اور مصیبتوں اور پریشانیوں کو برداشت کرنا، اپنے آپ کو مضبوط اور باہمت رکھنا، اخلاقی طور پر بلند رکھنا، ثابت قدم رہنا ''صبر واستقلال'' کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی مصیبت اور پریشانی کے وقت صبر و رضا کی تاکید فرمائی ہے۔ حضور ﷺ کا بھی ارشاد ہے صبر واستقلال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔

سوال 20: حضرت لقمان کی نصیحت کیا تھی؟

جواب: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کی نصیحت کا ذکر کیا ہے جو انہوں نے اپنے بیٹے کو کی تھی (ترجمہ): ''اور جو مصیبت تجھے پیش آئے اور اسے برداشت کر، یہ بڑے عزم کی بات ہے''

سوال 21: اللہ کن لوگوں کا ساتھ دیتا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ترجمہ: ''بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے''۔

سوال 22: دین کی تبلیغ واشاعت میں حضور ﷺ کو کیا مشکلات پیش آئیں؟

جواب: جب حضور ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو کفار نے آپ ﷺ کا مذاق اڑایا، کسی نے جادوگر کہا، اور کسی نے کاہن، مگر حضور ﷺ نے صبر واستقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور دین کی تبلیغ واشاعت سے منہ نہ موڑا۔

سوال 23: اونٹ کی اوجھڑی والا واقعہ تحریر کیجئے؟

جواب: ایک مرتبہ حضور ﷺ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حرم شریف میں اس وقت کفار کی بڑی تعداد موجود تھی۔ عقبہ بن ابی معیط نے ابوجہل کے اکسانے پر اونٹ کی اوجھڑی سجدے کی حالت میں، حضور ﷺ کی پشت پر رکھ دی جسے دیکھ کر کفار قہقہے لگاتے لگے کسی نے حضور ﷺ کی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کو اطلاع دی اور دوڑتی ہوئی آئیں اور غلاظت آپ ﷺ کی پشت سے ہٹائی اور کافروں کو بددعائیں دینے لگیں اس پر حضور ﷺ نے فرمایا بیٹی صبر سے کام لو اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کس چیز میں ہے۔

سوال 24: قرآن کریم کی ''سورۃ الہب'' نازل ہونے کی وجہ کیا تھی؟

جواب: ابولہب حضور ﷺ کا چچا تھا اور ام جمیل اس کی بیوی۔ جب سے حضور ﷺ نے تبلیغ دین شروع کی تو یہ دونوں حضور ﷺ کے دشمن بن

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

گئے۔ابولہب نے یہ کہنا شروع کر دیا،لوگو یہ دیوانہ ہے اس کی باتوں پر نہ جاؤ اس کی بیوی نے حضورﷺ کے راستوں پر کانٹے بچھانے شروع کر دیئے، کئی مرتبہ حضورﷺ کے تلوے زخمی ہوئے ،مگر حضورﷺ نے صبر و استقلال کے ساتھ اس تکلیف کو برداشت کیا، کبھی بددعا کے لئے ہاتھ نہیں اٹھائے۔مگر ابولہب اور اس کی بیوی کے اس طرز عمل کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا،اور قرآن مجید میں ابولہب اور اس کی بیوی کی ہلاکت کے لئے ایک پوری سورۃ نازل فرما دی۔

سوال 25: کفار مکہ نے حضورﷺ اور ان کے خاندان بنو ہاشم سے قطع تعلق کیوں کیا؟

جواب: کفار مکہ نے جب یہ دیکھا کہ تمام رکاوٹوں کے باوجود اسلام کا پیغام پھیلتا جا رہا ہے تو انہوں نے نبوت کے ساتویں برس محرم الحرام کے مہینے میں حضورﷺ اور ان کے خاندان بنو ہاشم سے قطع تعلق کر لیا۔اس میں تمام کافروں نے ایک معاہدہ کیا کہ وہ بنو ہاشم سے کسی قسم کا لین دین اور میل جول بند کر دیں گے۔حضورﷺ اور ان کا خاندان بنو ہاشم بالآخر ایک تنگ گھاٹی شعب ابی طالب میں محصور ہو کر رہ گیا۔یہ محاصرہ تین سال تک رہا۔جس کے دوران نا قابل فراموش تکالیف برداشت کی گئیں،مگر حضورﷺ نے صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

سوال 26: ''عفو و درگزر'' کی اصطلاح کی وضاحت کیجئے؟

جواب: عفو کے معنی ہیں بدلہ نہ لینا، معاف کر دینا،اور درگزر کے معنی چھوڑ دینا، معاف کر دینا۔اسلامی شریعت میں غصہ کو کنٹرول کرنا، دوسروں کے قصور اور غلطیوں کو معاف کر دینا عفو و درگزر کہلاتا ہے۔عفو و درگزر انسان کی اعلیٰ ترین صفت ہے۔جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی ترجمہ:''جو غصے کو پی جاتے ہیں اور دوسروں کے قصور معاف کر دیتے ہیں ایسے نیک لوگ اللہ کو پسند ہیں۔عفو و درگزر سے دشمن دوست بن جاتے ہیں اور لوگوں میں محبت بڑھ جاتی ہے۔

سوال 27: طائف کے سرداروں نے حضورﷺ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: طائف میں جب حضورﷺ نے سرداروں کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے حضورﷺ کے ساتھ تکلیف دہ سلوک کیا، آپﷺ پر اتنے پتھر برسائے کہ جسم لہولہان ہو گیا۔اس وقت جبرائیلؑ تشریف لائے ،اور عرض کیا کہ آپﷺ حکم دیں تو طائف کے دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں تا کہ کفار نیست و نابود ہو جائیں مگر حضورﷺ نے نہ صرف انہیں معاف فرما یا دیا بلکہ یہ دعا فرمائی،

''اے اللہ ان کو ہدایت دے''

سوال 28: فتح مکہ کے موقع پر حضورﷺ نے کافروں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

جواب: فتح مکہ کے بعد کفار مکہ ڈر رہے تھے کہ حضورﷺ اب ہم سے بدلہ لیں گے نہ جانے کس قسم کا انتقام لیا جائے گا،حضورﷺ نے ان سے پوچھا اے قریش تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا برتاؤ کرنے والا ہوں،انہوں نے جواب دیا آپﷺ نیک برتاؤ کریں گے، حضورﷺ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی اور سب کو معاف کر دیا۔(ترجمہ)

''تم پر آج کوئی الزام نہیں اللہ تمہارا قصور معاف کرے وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔''

سوال 29: ''ذکر'' کی اصطلاح کی وضاحت کیجئے؟

جواب: ذکر کے معنی ہیں یاد کرنا۔شریعت اسلامی میں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا،''اللہ کا ذکر کرنا'' سے لی جاتی ہے۔قرآن مس بھی کئی

مقامات پر ذکر الٰہی کی تاکید کی گئی ہے، ترجمہ:

☆ اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ یاد کرو۔

☆ اے مومنو! اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرو اور صبح و شام اسی کی تسبیح پڑھتے رہو۔

سوال 30: حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کے پاؤں سوج جانے کی کیا وجوہ بیان کرتی ہیں؟

جواب: رسول اکرم ﷺ نماز کثرت سے پڑھا کرتے تھے، حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اتنی دیر نماز میں کھڑے رہتے کہ پاؤں سوجھ جاتے، میں عرض کرتی یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے جنت لکھ دی ہے، پھر آپ ﷺ کیوں اتنی مشقت کرتے ہیں۔ اپ ﷺ نے جواب دیا کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

سوال 31: حضور ﷺ فرض نمازوں کے ساتھ کون سی نمازیں پڑھا کرتے؟

جواب: کثرت سے یاد الٰہی میں مشغول رہنا اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھنا رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ حضور ﷺ فرض نمازوں کے ساتھ نوافل کا خاص اہتمام فرماتے، خصوصاً صبح صادق سے پہلے رات کو اٹھ کر تہجد کی نماز پڑھا کرتے تھے۔

سوال 32: حضور ﷺ نے بہترین ذکر کسے قرار دیا؟

جواب: حضور ﷺ نے بہترین ذکر "لا الہ الا اللہ" کو قرار دیا۔

سوال 33: "تسبیح فاطمہ" کی وضاحت کیجئے؟

جواب: ذکر کے مسنون طریقوں میں نماز کے بعد 33, 33 بار سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا بھی شامل ہے۔ اس طریقے کو حضرت فاطمہؓ سے روایت کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے تسبیح فاطمہؓ کہا جاتا ہے۔

سوال 34: ذکر الٰہی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: ذکر الٰہی کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ذکر باللسان: اس میں زبان کے ذریعے اللہ کا ذکر، حمد و ثنا اور اس کی نعمتوں کا بار بار اعتراف کیا جاتا ہے۔

۲۔ ذکر بالقلوب: اس میں انسان اپنے دل کی گہرائیوں سے اللہ کا ذکر، حمد و ثنا اور اس کی نعمتوں کا بار بار اعتراف کرتا۔

۳۔ ذکر بالاعمال: اس میں جان و مالی اعمال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جاتا ہے۔ اس میں تمام مالی اور جسمانی عبادت شامل ہیں۔

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

بیانیہ و مشقی سوالات و جوابات

سوال 1: رسول اکرم ﷺ کے رحمت اللعالمین ہونے پر ایک نوٹ لکھیں؟

جواب: جب دنیا میں جہالت کی تاریکی چھائی ہوئی تھی، برائیوں کا دور دورہ تھا، کمزور اور بے کسوں پر ظلم روا رکھا جاتا تھا۔ یتیموں کا مال کھایا جاتا تھا۔ بیواؤں کی کوئی عزت نہیں تھی، عورتوں کو غلام کی طرح سمجھا جاتا تھا، لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا، معمولی معمولی باتوں پر جنگیں چھڑ جاتیں تھیں، جو کئی کئی نسلوں تک جاری رہتی تھی۔ ایسے ہی معاشرے میں اللہ تعالیٰ نے اپنا آخری نبی ﷺ مبعوث فرمایا جسے لوگوں نے نبوت سے پہلے امین و صادق کہہ کر پکارا اور نبوت کے بعد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور رحمت اللعالمین پکارا گیا۔

رحمت اللعالمین:

سورۃ الانبیا میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے (ترجمہ) "ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

حضور ﷺ امن و سلامتی کا پیغام لے کر آئے۔ اسلام کی اشاعت کی۔ پہلے چالیس سال ایک صالح، ایماندار، سچے انسان کی حیثیت سے منوایا۔ مشکلات اور تکالیف برداشت کیں، کفار کے رویے سے تنگ آ کر مدینے ہجرت بھی کی، اور اللہ کے سچے پیغام کو عام کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس طرح حضور ﷺ نے لوگوں کو دردناک عذاب سے بچایا۔ کئی خداؤں اور بتوں کے بجائے ایک اللہ کی عبادت اور محبت سکھائی اور ایسا متوازن نظام زندگی دیا جو انسانوں کو امن و سلامتی کی جانب لے جاتا ہے۔ یہ پیغام سراسر رحمت ہی رحمت ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پیغام لانے والے کو تمام جہانوں کے لئے رحمت قرار دیا۔ حضور ﷺ کی پوری عملی زندگی کا مطالعہ کر لیجئے، ہر پہلو میں آپ ﷺ محبت اور رحمت کا پیکر نظر آتے ہیں۔

امت پر شفقت و رحمت:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی "سورۃ التوبہ" میں ارشاد فرماتا ہے (ترجمہ): "تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا ایک رسول آیا ہے جو تم میں سے ہے۔ تمہاری تکلیف اس پر گراں گزرتی ہے، تمہاری بھلائی کا خواہش مند رہتا ہے، اہل ایمان کے ساتھ بڑے شفیق اور مہربان ہیں" حضور ﷺ سراپا شفقت اور رحمت ثابت ہوئے، جس کی گواہی اللہ تعالیٰ بھی دے رہا ہے، حضور ﷺ قرضداروں کا قرض ادا فرماتے، غریب اور مفلوک الحال لوگوں کی مدد فرماتے۔ آپ ﷺ کے دروازے سے کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں لوٹا۔ حضور ﷺ اپنے ساتھیوں کو تکلیف میں دیکھ کر بے چین ہو جاتے۔ تکالیف کے خاتمے کی کوشش کرتے۔ جن کو مدد کی ضرورت ہوتی، اخلاقی اور مالی مدد فرماتے۔ غریبوں اور مجبوروں کی دل جوئی کرتے وہ صحابہؓ اور امت مسلمہ کو بھی دشواری میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے "اگر امت پر دشواری نہ ہوتی میں انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کرنے کا حکم دیتا" اسی طرح کی بے شمار مثالیں ایسی ہیں جو حضور ﷺ کو سراپا رحمت ثابت کرتی ہیں۔

یتیموں اور غلاموں کے لئے رحمت:

حضور ﷺ بچوں کے لئے رحمت تو تھے ہی یتیم بچوں پر بھی بہت زیادہ محبت اور شفقت رکھتے تھے۔ اس سلسلے میں آپ ﷺ نے فرمایا (ترجمہ): "میں اور یتیم کی نگہداشت کرنے والا جنت میں یوں ہوں گے (اور اپنی دونوں انگلیاں ملالیں) اسی طرح نوکروں اور غلاموں کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، جن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارا ماتحت بنایا ہے تم جو خود کھاؤ وہی انہیں بھی کھلاؤ، اور جیسا خود پہنو

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

ویسا ہی انہیں پہناؤ، اور ان کی طاقت سے زیادہ ان پر کام کا بوجھ نہ ڈالو۔

سوال 2: اخوت اسلامی کیا ہے؟ مسلمانوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ نے کیسے اخوت قائم کی؟

جواب: حضور ﷺ کی آمد سے پہلے عرب معاشرہ طرح طرح کی برائیوں میں مبتلا تھا، معمولی معمولی تنازعات پر جنگیں چھڑ جاتیں، جو کئی کئی نسلوں تک جاری رہتی تھیں، نفرت، قتل و غارت گری غرض کہ ہر قسم کے تعصبات عام تھے۔ معاشرے میں دشمنیاں زیادہ تھیں۔ حضور ﷺ کے اعلان نبوت کے بعد عرب معاشرے میں تبدیلیاں ظاہر ہونے لگیں۔ ایسا معاشرہ جہاں بھائی چارہ قائم کرنا ناممکن نظر آتا تھا، وہاں حضور ﷺ نے مثالی بھائی چارہ قائم کیا۔ اسوۂ رسول ﷺ نے عربوں کا مزاج بدل دیا۔ دشمنی دوستی میں بدلنا شروع ہوگئی۔ خون کے پیاسے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ترجمہ:

''اور تم پر جو اللہ کا انعام ہے اس کو یاد کرو جب کہ تم دشمن تھے تو اللہ تعالیٰ نے تمہارے قلوب میں الفت ڈال دی۔ سو تم اسی کے انعام سے آپس میں بھائی بھائی ہو گئے۔''

جب مسلمانوں کے لئے ہجرت کا حکم آیا رسول اکرم ﷺ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے گئے، مدینے کے رہنے والے والوں نے آپ کو خوش آمدید کہا۔ مدینے کے رہنے والوں کو انصار کہا جاتا ہے، جبکہ مکہ سے جن مسلمانوں نے ہجرت کی انہیں مہاجرین کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے مدینے پہنچ کر انصار اور مہاجرین کے درمیان اخوت کا ایسا رشتہ قائم کیا۔ ہر انصاری کو کسی نہ کسی مہاجر کا بھائی بنا دیا۔ اس طرح ''مواخات'' کا ایسا عظیم رشتہ قائم کر دیا، جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نہیں ملتی۔ انصار نے اپنے مکانات، باغات، کھیتوں میں آدھا آدھا حصہ دے دیا۔ کاروبار میں بھی معاونت کی گئی اور رشتہ داریاں بھی قائم ہونے لگیں، مدینہ کا کوئی انصار اس سعادت سے محروم نہ تھا۔

حضور ﷺ کے اس اخوت کے رشتہ قائم کرنے کے مظاہرے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں پر جب کبھی تکلیف یا مصیبت کا وقت آئے تو دوسرے مسلمانوں کو اس تکلیف اور مصیبت کے وقت جان و مال سے مدد کرنی چاہئے۔ اسوۂ رسول ﷺ کو مدنظر رکھ کر ساتھ دینا چاہئے، انہیں بے یارومددگار نہیں چھوڑنا چاہیے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے (ترجمہ): ''یقیناً تمام مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں''

حضور ﷺ کا اس سلسلے میں ارشاد ہے (ترجمہ):

''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے۔''

سوال 3: مساوات کے بارے میں رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ کیا ہے؟

جواب: اسلام مساوات پر بڑا زور دیتا ہے، اسے اسلامی معاشرے کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے۔ مساوات اور عدل و انصاف کے بغیر کوئی معاشرہ صالح نہیں رہ سکتا، نہ ہی ایسے معاشرے میں خوشحالی کی امید کی جاسکتی ہے۔ ذات پات اور اونچ نیچ رکھنے سے ہزاروں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ناانصافیاں جنم لیتی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ نے اپنے قول و فعل سے ''مساوات'' کی بہترین تعلیم دی ہے۔

حضور ﷺ کے نزدیک امیر و غریب، حاکم و محکوم، آقا اور غلام سب برابر تھے، آپ ﷺ نے ذات، پات، رنگ و نسل، اعلیٰ و ادنیٰ کے سب امتیازات مٹا دیئے تھے۔ حضرت سلمان فارسیؓ اور حضرت بلال حبشیؓ کی قدر و منزلت حضور ﷺ کی نظروں میں قریش کے سرداروں سے کم نہ تھی۔ آپ صحابہ کرامؓ کے درمیان بے تکلفی سے بیٹھ جاتے کبھی اپنے آپ کو بلند و برتر نہیں سمجھا، آپ ﷺ کا لباس عام انسانوں جیسا تھا، آپ کا حجرہ نہایت سادہ تھا، آپ ﷺ کی غذا سادگی کا نمونہ تھی۔ رسول ﷺ ہونے کے ناطے کبھی غرور و تکبر نہیں کیا۔

مدینے پہنچ کر مسجد قبا اور مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں خود بھی حصہ لیا، غزوہ خندق کے موقع پر دیگر صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر خندق کھودی، پتھر

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

توڑے، کبھی آپ نے ساتھیوں کی مدد نہ لی نہ ہی فرشتوں کی مدد لی۔ خطبہ حج الوداع کے موقعہ پر آپ ﷺ نے مساوات کا پیغام دیتے ہوئے فرمایا (ترجمہ) ''اے لوگو! تم سب کا پروردگار ایک ہے اور تم سب کا باپ بھی ایک ہے کوئی فضیلت نہیں عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر نہ کالے کو گورے پر، سوائے تقویٰ کے''

سوال 4: رسول کریم ﷺ کے عفو و درگزر پر ایک نوٹ لکھیں؟

جواب: عفو و درگزر ایک بہترین اخلاقی خوبی ہے۔ اس سے دشمن بھی دوست بن جاتے ہیں اور دوستوں میں محبت بڑھ جاتی ہے۔ مومنوں کی صفات میں عفو و درگزر نمایاں صفات میں شامل ہے، قرآن مجید میں ارشاد ہوا (ترجمہ) ''اور وہ (مومن) غصہ پی جائے والے ہیں اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں''

رسول اکرم ﷺ لوگوں کی غلطیوں کو تو معاف فرما دیا کرتے تھے دشمنوں سے بھی عفو و درگزر سے کام لیتے تھے، ایک مرتبہ حضور ﷺ نے وادی طائف کا سفر، لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے کیا۔ شہر طائف کے سرداروں نے آپ کے ساتھ نہایت برا سلوک کیا۔ وہاں کے لوگوں نے حضور ﷺ پر پتھر برسا کر لہولہان کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے جوتے خون سے بھر گئے تھے۔ پیغمبر کو اس حال میں دیکھ کر جبرائیل تشریف لائے اور فرمایا: ''آپ ﷺ حکم دیں تو میں طائف کے دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں تا کہ ساری بستی اور بستی کے لوگ ہلاک ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے منع فرما دیا۔ بلکہ طائف کے لوگوں کو معاف کر دیا اور بددعا کے بجائے یہ دعا مانگی ''اے اللہ ان کو ہدایت دے''

عفو و درگزر کی ایک اور مثال فتح مکہ سے دی جاتی ہے جب مکہ فتح کرنے کے بعد مکہ کے سردار اور وہاں کے رہنے والے صحن مکہ میں جمع اپنے لئے سزاؤں کا انتظار کر رہے تھے۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے حضور ﷺ اور مسلمانوں کو دس سال تک تنگ کیا تکلیفیں دیں، جس کی وجہ سے ہجرت مدینہ کی ضرورت پیش آئی تھی، فتح مکہ کے بعد حضور ﷺ کے انتقام اور سزاؤں کا انتظار کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے ان سے پوچھا اے گروہ قریش کیا تم جانتے ہو میں تمہارے ساتھ کیا سلوک کرنے والا ہوں۔ انہوں نے جواب دیا آپ ﷺ نیک برتاؤ کریں گے کیونکہ آپ مہربان باپ کے بیٹے ہیں اس پر حضور ﷺ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی اور سب کو معاف فرما دیا:

(ترجمہ): ''تم پر آج کوئی الزام نہیں، اللہ تمہارا قصور معاف کرے وہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے۔''

سوال 5: رسول پاک ﷺ کے صبر و استقلال پر نوٹ لکھیں؟

جواب: صبر و استقلال کے معنی دل کی مضبوطی، اخلاقی بلندی اور ثابت قدمی کا نام ہے، قرآن کریم میں صبر کرنے والوں کے لئے بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ نے مصیبت اور پریشانیوں کے وقت صبر کی تلقین کی ہے، انسان کو چاہئے کہ وہ آزمائش کے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے، حضور ﷺ نے جب نبوت اعلان کیا تو کفار نے طرح طرح کی تکلیف پہنچائیں، اذیتیں دیں اور مذاق اڑایا کسی نے جادوگر کہا تو کسی نے کچھ اور، مگر آپ ﷺ نے صبر و استقلال کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا اور دین کی اشاعت سے باز نہیں آئے۔ ایک مرتبہ حضور ﷺ خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حرم شریف میں اس وقت کفار بھی موجود تھے، ابوجہل نے عقبہ بن ابی معیط کو اشارہ کیا۔ اس نے اونٹ کی اوجھڑی حضور ﷺ کی پیٹھ پر رکھ دی، یہ دیکھ کر باقی کافر قہقہے لگانے لگے۔ جب اس بات کی خبر بی بی فاطمہ کو ہوئی تو وہ دوڑی ہوئی آئیں اور غلاظت آپ ﷺ کی پیٹھ پر سے صاف فرمادی اور کافروں کو برا بھلا اور بددعائیں دینے لگیں، اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ''بیٹی صبر سے کام اور اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے یہ نہیں جانتے کہ ان کی بہتری کسی چیز میں ہے'' مکہ کے کافروں نے جب یہ دیکھا کہ حضور ﷺ اسلام پھیلانے سے باز نہیں آ رہے، اسلام روز بروز پھیلتا ہی جا رہا ہے، تو انہوں نے

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

نبوت کے سات برس بعد خاندان بنو ہاشم سے تعلق ختم کرلیا۔ خاندان بنو ہاشم تین سال تک حضورﷺ کے ہمراہ شعب ابوطالبؓ کی گھاٹی میں محصور رہا، اس دوران خاندان بنو ہاشم نے اتنی تکالیف برداشت کیں، جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر اس موقع پر بھی حضورﷺ نے نہایت صبر وضبط اور بڑی استقامت کے ساتھ ان خراب حالات کا مقابلہ کیا۔ لیکن صبر واستقامت کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑا۔

سوال 6: ذکر سے کیا مراد ہے؟ ذکر الٰہی کی اقسام اور اس کے فضائل لکھیں؟

جواب: کسی کو یاد کرنا ذکر کہلاتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں ذکر سے مراد اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے۔ قرآن شریف میں بھی بار بار اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے اور رکھنے کا حکم آیا ہے۔"

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو"

ترجمہ: "معلوم رہے اللہ کے ذکر ہی سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔"

اللہ تعالیٰ کا سب سے بہتر ذکر کا طریقہ "نماز" ہے نماز میں دل، زبان اور پورا جسم اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے، اسی وجہ سے حضورﷺ بکثرت نماز پڑھا کرتے تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اتنی اتنی دیر حضورﷺ نماز میں کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے تھے۔ میں ان سے کہتی کہ آپﷺ کو تو جنت لکھ دی گئی ہے، تو پھر آپ کیوں اتنی محنت کرتے ہیں۔ حضورﷺ نے جواب دیا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

بہت زیادہ اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا راتوں کو اٹھ اٹھ کر نماز پڑھنا، رسول اکرمﷺ کا اسوۂ حسنہ ہے۔ حضورﷺ فرض نمازوں کے ساتھ کثرت سے نوافل بھی پڑھا کرتے، خصوصاً تہجد اور صبح صادق کے وقت۔ حضورﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ بہترین ذکر "لا الہ الا اللہ" ہے۔ ایک مرتبہ کسی نے حضورﷺ سے پوچھا اللہ کی نظر میں روز قیامت سب سے زیادہ نیک اور باعزت کون لوگ ہیں؟ حضورﷺ نے جواب دیا وہ جو اللہ کو کثرت سے یاد کرتے ہیں۔

ذکر کی اقسام:

ذکر کی تین اقسام بیان کی جاتی ہیں:

☆ زبانی ☆ قلبی ☆ عملی

زبانی ذکر:

ظاہر ہے انسان کو اظہار خیال کے لئے زبان دی گئی ہے۔ زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، جملے ادا کرنا، زبانی ذکر کہلاتا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی حمت وثنا بیان کرنا، تسبیح کرنا، قرآن کریم کی تلاوت کرنا، وعظ ونصیحت کرنا، تقاریر کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کی تسبیح بھی زبانی ذکر کی ایک مثال ہے۔ اسے ذکر قولی، ذکر اللسان بھی کہتے ہیں۔

ذکر قلبی:

ذکر قلبی سے مراد دل سے اللہ تعالیٰ کی عظمت، کبریائی اور برتری کا اعتراف کرنا۔ اپنے دل کو ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسائے رکھنا۔ مشہور مفسر ابوبکر قصاصؒ نے اپنی کتاب میں لکھا کہ ذکر قلبی اللہ تعالیٰ کے ذکر کی سب سے اعلیٰ ترین قسم ہے۔ ذکر قلبی رکھنے والا مومن کبھی کسی غیر اللہ کا خیال تک اپنے دل میں آنے نہیں دیتا، ہر وقت شان الٰہی اور نکات الٰہی کی رعنائیوں میں گم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہتا ہے۔

For more notes & academic material visit our Website or install our Mobile App
Website: www.downloadclassnotes.com Mobile App: bit.ly/DCNApp

ذکر عملی:

اس سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے عمل سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کو ثابت کرے، یہ اس وقت نظر آتا ہے جب وہ اطاعت الٰہی میں زندگی بسر کر رہا ہوتا ہے، اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع ہوتا ہے۔ وہ اپنی مرضی سے کچھ بھی نہیں کرتا، بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل حال ہوتی ہے، اس کے تمام اعضا بھی اطاعت الٰہی میں مصروف نظر آتے ہیں۔ اس کی آنکھیں گناہ کے کاموں کی طرف نہیں جاتیں اس کے کان برائیوں کو نہیں سنتے، اس کی زبان سے کوئی بری بات یا گالی گلوچ کے کلمات برآمد نہیں ہوتے۔ وہ غصہ پر صبر کرتا ہے، ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ ایسا مسلمان ''ذکر عملی'' کی بہترین مثال ہے۔

ذکر الٰہی سے حقیقی مسرت، خوشی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے، ایسے لوگوں کے لئے قیامت کے روز جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ملنے والی خوشی پائیدار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے انسان ذہنی و جسمانی تندرستی کا حامل ہو جاتا ہے۔ تنگ نظری جاتی رہی ہے۔ وسعت نظر پیدا ہوتی ہے۔ ذکر الٰہی ہی سب سے بڑی نعمت اور دولت ہے اس سے روحانی قوتیں بھی بیدار ہونے لگتی ہیں۔

www.downloadclassnotes.com